لٹریچر

بھیڑوں کی افزائش

(بھیڑیں پالنا)

لائیوسٹاک سیکٹر کی ترقی وخوشحالی کے لیے کوشاں

ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ، پنجاب، لاہور

16 کوپر روڈ لاہور فون نمبر: 042-99201120
Email: livestock.lit.pb.gov@gmail.com
dcelivestockpunjab@gmail.com
Website: www.livestock.punjab.gov.pk

2021

ناشر: ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن
لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
پنجاب، لاہور

چیف ایڈیٹر: ڈاکٹر آصف رفیق
ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

ایڈیٹر: ڈاکٹر ثاقب نوید بٹ
ڈپٹی ڈائریکٹر

سب ایڈیٹر: ڈاکٹر یاسر محمود
اسسٹنٹ ڈائریکٹر کمیونیکیشن

کمپوزنگ، ڈیزائننگ: عتیق الرحمان گل

پرنٹر: عمر انٹر پرائزز umarenterpriseslhr@gmail.com

زمانہ قدیم سے بھیڑیں پالنا انسان کا روائتی پیشہ رہا ہے۔ بھیڑ ایک ایسا جانور ہے جو ازل سے انسان کو کھانے کے لئے گوشت اور تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا مہیا کرتا رہا ہے۔ بھیڑ کو سنہری کھروں والا جانور بھی کہا گیا ہے۔ کھیتوں سے جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے علاوہ یہ جانور زمین کی زرخیزی کو مزید تقویت بخشنے کے لئے معاون ثابت ہوا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں اس وقت بھیڑوں کی 21 کے لگ بھگ نسلیں ہیں۔ اکنامکس سروے آف پاکستان 14-2013 کے مطابق ہمارے ملک میں بھیڑوں کی کل تعداد 29.1 ملین ہے۔ جن میں سے 24 فی صد صوبہ پنجاب، 49 فیصد بلوچستان، 11 فیصد سرحد، 12 فیصد سندھ اور 4 فیصد شمالی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ اُون کی قسم کے لحاظ سے بھیڑوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1- باریک ریشے والی بھیڑیں 2- درمیانے ریشے والی بھیڑیں 3- موٹے ریشے والی بھیڑیں

باریک اور درمیانے ریشے والی اُون کپڑا بنانے اور موٹے ریشے والی اُون قالین بافی کی صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔ پاکستانی بھیڑیں موٹے ریشے والی اُون پیدا کرنے والی نسل کے زُمرے میں آتی ہیں۔ ہمارے ملک میں 14-2013 کے اکنامکس سروے کے مطابق اُون کی پیداوار 44.1 ہزار ٹن سالانہ ہے جس کا زیادہ تر حصہ اندرون ملک قالین بافی کی صنعت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستانی بھیڑیں اُون پیدا کرنے کے علاوہ ملک میں گوشت کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اکنامکس سروے آف پاکستان 14-2013 کے مطابق بھیڑ بکریوں سے 657 ہزار ٹن چھوٹا گوشت حاصل ہوا۔ پاکستان میں موجود بھیڑوں سے حاصل کردہ گوشت اور اُون کی پیداوار کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اگر اُن کو بہتر طریقے سے پال کر صحیح طریقے پر نسل کشی کرائی جائے تو ترقی یافتہ ملکوں سے موٹے ریشے والی نسلوں کا بآسانی مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

آبادی میں روز افزوں اضافے اور غذائی ضروریات کی قلت نے زراعت پیشہ لوگوں کی توجہ زیادہ تر اجناس پیدا کرنے کی طرف مبذول کر لی ہے۔ اس طرح بنجر رقبے زیر کاشت آنے کی وجہ سے چراگاہیں ناپید ہوگئیں ہیں جس کی وجہ سے خوراک میں کمی کے باعث بھیڑوں کا فروغ اور اُن کا مستقبل مخدوش ہو چکا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر اس کاروبار میں ملکی سطح پر اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کاروبار کو بطور صنعت اپنایا جائے۔

اس کتاب میں چھوٹے پیمانے پر بھیڑیں پالنے کے لئے چند اصولوں کا بطور خاص تذکرہ کیا گیا ہے تاکہ بھیڑیں پالنے والے شائقین اس کاروبار کو چلانے کے لئے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

پنجاب میں بھیڑوں کی مختلف نسلیں

لوہی

لوہی بھیڑیں دوسری تمام بھیڑوں کی نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔ یہ نسل زیادہ تعداد میں جڑواں بچے پیدا کرنے کی وجہ سے مقبول ہے۔ اس نسل کے جانور فیصل آباد،ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، قصور، اوکاڑا، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، ساہیوال، ملتان اور وہاڑی کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ان بھیڑوں کا قد بڑا، رنگ سفید، بھورے رنگ کا سر، لٹکتے ہوئے کان، سینگ ناپید، گوشت سے بھرے ہوئے شانے، دُم بہت چھوٹی اور اکثر بھیڑوں کے کان کے اوپر ایک اُبھرا ہوا کان ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اُسے پر کنی بھی کہتے ہیں۔ بھیڑ کا اوسط وزن 30 تا 40 کلوگرام اور اُون کی سالانہ پیداوار 1.5 سے 2 کلوگرام ہوتی ہے۔ اس نسل کی اُون قالین بافی کے لئے عمدہ تصور کی جاتی ہے۔

تھلی

اس نسل کی بھیڑیں میانوالی، بھکر، مظفر گڑھ، خوشاب، اور جھنگ کے ریگستانی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ سفید جسم، سیاہ سر، لمبے لٹکتے ہوئے سیاہ کان، کشادہ پیشانی اور پتلی دُم اس نسل کی خاص شناخت ہے۔ بھکر اور خوشاب کے اضلاع میں پائے جانے والے جانوروں کا قد اور جسمانی وزن مقابلتاً زیادہ ہوتا ہے۔ تھلی کا اوسط جسمانی وزن 35 تا 45 کلوگرام ہوتا ہے۔ اُون کی سالانہ پیداوار 1.5 سے 2 کلوگرام ہے۔

کجلی

اس نسل کا آبائی وطن سرگودھا کی تحصیل شاہپور اور بھلوال کے علاقے ہیں۔ یہ نسل اپنے قد اور خوب صورتی کی وجہ سے مشہور ہے۔ سفید رنگ، اُبھری ہوئی ناک، سیاہ تھوتھنی، چھوٹی آنکھیں اور آنکھ کے گرد سیاہ حلقے، لمبے لٹکتے ہوئے کان جن کی نوکیں سیاہ ہوتی ہیں۔ سینگ ناپید، پتلی دُم اور لمبی ٹانگیں اس نسل کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ بھیڑ کا اوسط وزن 45 کلوگرام اور اُون کی سالانہ پیداوار 2 سے 2.5 کلوگرام ہے۔ کجلی نسل کے لیلوں (چھتروں) کو لوگ قربانی کی غرض سے بڑے شوق سے پالتے ہیں

بُچّی

یہ نسل بہاولپور، مظفر گڑھ اور ملتان کے اِضلاع کے کچھ حصوں میں پائی جاتی ہے۔ درمیانہ قد، سفید رنگ، سیاہ سر اور سیاہ بچے کان اس نسل کی پہچان ہیں۔ بُچی بھیڑ کا جسمانی وزن 25 تا 35 کلوگرام ہے جبکہ اُون کی سالانہ اوسط پیداوار 1 تا 1.5 کلوگرام ہے۔ اس نسل کی بھیڑیں ریگستانی علاقوں میں پانی کے بغیر کئی دن تک زندہ رہ سکتی ہیں۔

کُھڈا لی

یہ نسل علاقہ چولستان کے اضلاع رحیم یار خان اور بہاول پور میں پائی جاتی ہے۔ اس نسل کے جانوروں کا رنگ سفید، چہرے اور کانوں کا رنگ سیاہ، کان درمیانے اور دُم لمبی ہوتی ہے۔ اس نسل کی بھیڑوں کا اوسط وزن 40 کلوگرام ہوتا ہے۔ اُون کی سالانہ پیداوار ½3 کلوگرام ہے۔

سپلی

سپلی نسل کی بھیڑیں ضلع بہاول نگر میں کثرت سے ملتی ہیں۔ ان کا جسم سفید، منہ، سر اور کان بھورے یا سفید ہوتے ہیں۔ کانوں کی بناوٹ سیپی کی مانند ہوتی ہے جسکی وجہ سے سپلی کہتے ھیں۔ اس نسل کی بھیڑوں کا اوسط وزن 40 کلوگرام ہے۔ اُون کی سالانہ پیداوار 5 کلوگرام فی بھیڑ ہے۔ یہ نسل اُون کی پیداوار میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔

سالٹ رینج

یہ نیم پہاڑی علاقے کی بھیڑ ہے جو جہلم، راولپنڈی، اٹک، سرگودھا اور میانوالی کے اضلاع میں پائی جاتی ہے۔ قد درمیانہ، رنگ سفید، کمر خم دار، سر پر کتھئی رنگ کے داغ اور چکی درمیانی گھٹنوں تک لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔ بھیڑ کا جسمانی اوسط وزن 35 کلوگرام اور اون کی سالانہ پیداوار 1 سے 1.5 کلوگرام ہے۔

پاک عواصی

سرکاری مویشی فارم بہادر نگر میں بھیڑوں کی مقامی نسلوں لوہی اور کچھی سے عواصی (لبنان سے درآمد شدہ) کو کراس کروا کر پاک عواصی نسل پیدا کی گئی ہے۔ ان بھیڑوں کا جسم سفید، سر اور کان بھورے یا سیاہی مائل، چکی گھٹنوں تک لٹکی ہوتی ہے۔ مینڈھے کا اوسط وزن 60 کلوگرام اور بھیڑ کا 35 کلوگرام ہے۔ اُون کی سالانہ اوسط پیداوار 2.5 کلوگرام ہوتی ہے۔ یہ نسل دودھ کی پیداوار میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

مُندری

یہ نسل ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں پائی جاتی ہے۔ یہ نسل اپنے قد اور خوب صورتی کی وجہ سے مشہور ہے۔ سفید رنگ، اُبھری ہوئی ناک، چھوٹی سفید آنکھیں یا آنکھ کے گرد سیاہ حلقے، بہت چھوٹے کان جن کی وجہ سے اسے مندری کہا جاتا ہے۔ سینگ ناپید، پتلی دُم اور لمبی ٹانگیں اس نسل کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ بھیڑ کا اوسط وزن 45 کلوگرام اور اُون کی سالانہ پیداوار 2 سے 2.5 کلوگرام ہے۔ مندری نسل کے لیلوں (چھتروں) کو لوگ قربانی کی غرض سے بڑے شوق سے پالتے ہیں۔

مادہ بھیڑوں کا انتخاب

نسل کشی کے لئے بھیڑیں نسل کی اصل خصوصیات کی حامل ہونی چاہئیں۔ ریوڑ میں بوڑھی، بانجھ، کمزور، اندھی، ناکارہ اور بیمار بھیڑیں شامل نہیں کرنی چاہئیں۔ 9 سے 18 ماہ کی عمر کی بھیڑیں خریدنا مالک کیلئے فائدہ مند ہے۔

مینڈھے کا انتخاب

چالیس بھیڑوں کی قدرتی طریقہ سے نسل کشی کرانے کے لئے ایک مینڈھا کافی رہتا ہے۔ بھیڑوں کی آئندہ نسل میں ترقی کا دارومدار دراصل مینڈھے کی پیداواری خصوصیات پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ جسم کے تمام اوصاف ظاہری خدوخال اور پیداواری صلاحیتوں کا انحصار موروثیت اور ماحول (نسل کشی اور نگہداشت) پر ہوتا ہے۔ ان دونوں عوامل میں سے کسی ایک کی غیر موجودگی سے متعلقہ جانور اپنی اصل پیداواری صلاحیتیں اُجاگر کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ لوہی نسل کے مینڈھے گورنمنٹ مویشی فارم بہادرنگر ضلع اوکاڑہ، اللہ داد فارم ضلع خانیوال اور جہانگیر آباد فارم ضلع خانیوال سے، تھلی نسل کے مینڈھے گورنمنٹ مویشی فارم رکھ خیرے والا ضلع لیہ 205ٹی ڈی اے، کلورکوٹ اور رکھ غلاماں ضلع بھکر سے، کجلی نسل کے مینڈھے گورنمنٹ مویشی فارم خوشاب، خضر آباد سرگودھا سے جبکہ مندری نسل کے مینڈھے گورنمنٹ مویشی فارم رکھ خیرے والا ضلع لیہ اور 205ٹی ڈی اے ضلع بھکر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ چونکہ بھیڑوں سے دو اہم اشیاء گوشت اور اُون حاصل ہوتی ہیں اس لیے ان کا انتخاب دونوں چیزوں کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیے۔ گوشت کے لئے لیلوں کی پیدا شدہ تعداد، ان میں یومیہ شرح بڑھوتری، اُون کے لئے اس کی قسم اور سالانہ پیداوار کو مدِنظر رکھا جاتا ہے اس لیے عمدہ خصوصیات کا حامل مینڈھا وہ ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ جڑواں بچے پیدا کرے۔ بچوں کا پیدائشی وزن اور یومیہ شرح بڑھوتری زیادہ ہو اور اُون نرم و ملائم، باریک، گھنی اور وزن میں زیادہ ہو۔

باڑے کی تعمیر

باڑے ایسی جگہ تعمیر کیے جائیں جو گردونواح کی سطح سے 2 فٹ اونچی ہوتا کہ بارش کا پانی نکلنے میں آسانی رہے۔

باڑے کسی آبی گزرگاہ کے نزدیک نہیں بنانے چاہئیں۔اس طرح یہ ہمیشہ بارشوں کے دنوں میں سیلاب کی زد میں رہتے ہیں۔باڑوں کے قریب اگر سایہ دار درخت ہوں تو بہتر ہوگا تاکہ گرمی میں جانور سائے تلے آرام کر سکیں۔سرکنڈے کی چھت والے باڑے کم خرچ اور مفید رہتے ہیں۔باڑے ہوادار ہونے چاہئیں اور اُن کا لمبائی کا رُخ مشرق مغرب اور چوڑائی شمالاً جنوباً ہونی چاہیے۔باڑوں کی چھتیں ڈھلوان میں ہونی چاہئیں تاکہ بارش کا پانی چھت پر کھڑا نہ ہو۔چھت کی دونوں اطراف زمین سے 10 فٹ جب کہ درمیانی حصہ 12 فٹ اونچا ہونا چاہیے۔باڑے کا فرش کچا ہوتا کہ پیشاب وغیرہ زمین میں جذب ہوکر جلد خشک ہو سکے۔
باڑے کی اندرونی دیواریں اور تمام ستون کم ازکم 5 فٹ تک پلستر ہوں یا پھر گوبر ملی پکی مٹی سے لپائی کر دیا جائے تاکہ لیلوں کو مٹی چاٹنے سے روکا جا سکے۔باڑے کے ستون کا فاصلہ اتنا ضرور ہو کہ ٹریکٹر سے صفائی ممکن ہو سکے۔باڑے کا فرش ہموار ہو اور صحن کی طرف ڈھلوان ہوتا کہ وافر پانی یا پیشاب وغیرہ کا نکاس صحن کی طرف ممکن ہو۔ایک بھیڑ کے لیے 12 مربع فٹ چھتی ہوئی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔باڑے کے صحن کی جگہ چھتی ہوئی جگہ سے دوگنی یعنی 24 مربع فٹ ہونی چاہیے۔باڑوں میں تازہ پانی اور کھرلیاں فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نسل کشی کے اصول

اگر نر مینڈھے کو سارا سال ریوڑ میں چھوڑا جائے تو بھیڑیں سال کے تقریباً تمام مہینوں میں حاملہ ہوتی رہتی ہیں اور اس طرح سال کے ہر موسم میں بچوں کی پیدائش جاری رہتی ہے۔اگر ہم غور کریں تو موسم بہار کے پیدا شدہ بچے مقابلتاً صحت مند اور تندرست ہوتے ہیں۔یوں بھی ملاپ کا اصل موسم خزاں ہے۔ان دنوں بھیڑوں کی زیادہ تعداد جنسی خواہش ظاہر کرتی ہے۔لہٰذا بھیڑوں کی نسل کشی سال میں ایک دفعہ موسم خزاں میں کرائی جائے۔موسم بہار میں جب بچوں کی پیدائش کا آغاز ہوتا ہے۔تو اس وقت سبز چارہ اور چرائی کے لئے گھاس وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں جس سے مادہ بھیڑوں کی صحت بحال رہتی ہے۔مینڈھوں کو نسل کشی کے لیے 15 ستمبر سے اکتوبر کے آخر تک چھوڑنا چاہیے تاکہ بچوں کی پیدائش 15 فروری سے شروع ہوکر آخر مارچ تک مکمل ہو جائے۔مینڈھوں کو نسل کشی کے لئے دن میں صرف دو مرتبہ یعنی صبح اور شام چھوڑنا چاہیے۔چوبیس گھنٹے ریوڑ میں چھوڑنے سے نر کی ملاپ کی طاقت ضائع ہو جاتی ہے۔ملاپ ہمیشہ کسی نگران کی موجودگی میں ہونا چاہیے۔ملاپ شدہ بھیڑ کو وقتی طور پر باقی ریوڑ سے الگ کر لینا چاہیے تاکہ مینڈھا اس بھیڑ سے بار بار ملاپ نہ کر سکے۔قدرتی نسل کشی کے لیے 40 بھیڑوں کے لیے ایک مینڈھا کافی ہوتا ہے۔مصنوعی طریقہ سے بھی بھیڑوں کی نسل کشی کی جاسکتی ہے۔بہادرنگر فارم میں تمام ریوڑ کو تازہ سیمن لے کر ان کی نسل کشی کروائی جا رہی ہے۔مینڈھے ہمیشہ ایک کی بجائے دو رکھنے چاہئیں تاکہ کسی ایک کی بیماری کی صورت میں نسل کشی

میں خلاء پیدا نہ ہو۔نسل کشی کا موسم شروع ہونے سے پہلے اگر مینڈھے کے ناخن اتار دیئے جائیں تو ملاپ کے وقت بھیڑوں کے زخمی ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اگر نسل کشی کا موسم شروع ہونے سے پہلے مینڈھوں اور بھیڑوں کی اُون کتر لی جائے تو اس سے ملاپ کے رجحان میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔جنسی ملاپ کا موسم شروع ہونے سے پہلے ریوڑ میں موجود نر اور مادہ جانوروں کا انتخاب کر کے ریوڑ کی تشکیل نو کر لینی چاہیے۔نر اور مادہ جانوروں کو ایک سال کی عمر سے پہلے نسل کشی کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے تا کہ وہ اچھی طرح نشوونما پا کر مستقبل میں زیادہ پیداوار دے سکیں۔

حاملہ بھیڑوں کی نگہداشت

حاملہ بھیڑوں کو بچہ پیدا کرنے سے کم از کم چھ ہفتے قبل راشن آدھا کلو سے ایک کلو روزانہ دیا جائے تا کہ بچے کی نشونما اچھی طرح ہو سکے۔حاملہ بھیڑوں کو بچہ پیدا کرنے سے ایک ہفتہ قبل ریوڑ سے الگ باڑے میں رکھیں اور باڑوں کے نزدیک ہی چرائی کا انتظام کریں۔باڑوں میں ہر وقت تازہ پانی اور رات کو روشنی کا انتظام ہونا چاہیے۔بھیڑوں کو زود ہضم غذا مہیا کرنی چاہیے تا کہ بھیڑیں بدہضمی، قبض اور اپھارے کا شکار نہ ہوں۔بھیڑ کو بچہ دینے سے چند گھنٹے پہلے 5 فٹ لمبے اور 4 فٹ چوڑے لکڑی کے بنے ہوئے باڑے میں بند کر دیں تا کہ وہ علیحدگی میں بچہ دے سکے اور دو تین دن تک بھیڑ اور بچے کو اسی باڑے میں رکھیں۔اگر بھیڑوں کو ریوڑ میں ہی چھوڑ دیا جائے تو دوسری بھیڑیں بچہ دینے کے عمل میں مداخلت کرتی ہیں۔بچہ عموماً لاوارث ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ان کے پاؤں تلے آ کر ہلاک ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ ریوڑ میں بچہ دینے والی بھیڑوں کی نگہداشت مالک کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔بچہ دینے سے چند گھنٹے قبل بھیڑ کی پچھلی رانوں، ہوانہ اور تھنوں پر سے اُون کتر کر صفائی کر لینی چاہیے۔بچہ کی پیدائش کے بعد ہوانہ اور تھنوں کو صاف کر کے اگر ضرورت پڑے تو بچہ کو دودھ پینے میں مدد دینی چاہیے۔

نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت

یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ کچھ بھیڑوں کے ہوانہ میں دودھ بالکل نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی تو اتنی کم مقدار میں ہوتا ہے کہ بچے کا پیٹ مشکل سے بھرتا ہے ایسی صورت میں ان بچوں کو دوسری بھیڑوں سے دودھ پلانا چاہیے۔بھیڑوں میں تھن بند ہونے کی وجہ یا تو بوہلی کا سخت مادہ ہوتا ہے یا پھر زخم کی وجہ سے تھن بند ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں مناسب علاج کے لیے نزدیکی شفاخانہ حیوانات سے فوری رجوع کریں۔نوزائیدہ بچے کو بوہلی کا دودھ 4 گھنٹے کے اندر اندر پلانا ضروری ہے کیونکہ اس میں اہم غذائی اجزا ہوتے ہیں جس سے بچے میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال کے پہلے 48 گھنٹے زیادہ اہم ہوتے ہیں۔شدت کی گرمی اور سردی، پیدائشی کمزوری، ماں کا اپنے بچے کو نہ اپنانا چند ایسے مسائل ہیں جن کا سامنا عموماً مالک کو کرنا پڑتا ہے

اور پیدائش کے فوراً بعد بچے کی ناک اور منہ سے آلائشیں صاف کرنے کے بعد دودھ پلانے سے بچے کو دودھ چوسنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اس کی ناف کو جسم سے تقریباً 4 انچ کے فاصلے پر دھاگہ سے باندھ کر کاٹ کر ٹنکچر آیوڈین لگانے سے ناف کی بیماریوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ اگر بچہ پیدا ہوتے ہی شدید سردی کا شکار ہو جائے تو نیم گرم دودھ یا پانی پلانا سودمند ہوتا ہے۔ بچے کو کسی گرم جگہ رکھ کر گرمی پہنچانا بھی مفید رہتا ہے۔ کمزور اور لاغر بچوں کو دودھ پلانے میں مدد دینی چاہیے۔ طریقہ یہ ہے کہ بچے کے منہ میں تھن دے کر تھوڑا تھوڑا نچوڑیں۔ اگر اسکی ماں کے ہوانہ میں دودھ نہ ہو تو پھر کسی دوسری بھیڑ یا گائے کا دودھ پلانا چاہئے۔ 16 فیصد گائے کے دودھ میں 1 فیصد لیکوئیڈ پیرافین شامل کر لینی چاہیے اس سے بچے قبض کا شکار نہیں ہوتے۔ یہ دودھ ہر تین گھنٹے کے وقفہ سے پانچ چھ بار نصف چھٹانک کے حساب سے پلانے کے بعد عام دودھ شروع کر دینا چاہیے۔ جو بھیڑیں اپنے بچوں کو نہ اپنائیں ان کو بچے سمیت کسی بچہ دینے والے باڑے میں چند دن کے لیے رکھیں بھیڑ کے ہوانہ سے دودھ نکال کر بچے کے جسم پر لگائیں تا کہ بھیڑ اس کو چاٹ کر اپنا لے۔

خوراک

بھیڑیں جڑی بوٹیاں، گھاس پھوس، درختوں کے پتے، چارہ وغیرہ کھا کر اُسے گوشت اور اُون میں تبدیل کرتی ہیں۔ اگر بھیڑوں کو سارا سال پیٹ بھر کر چرائی میسر آتی رہے تو انہیں راشن (ونڈہ) دینے کی بھی ضرورت کم ہوتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو بھیڑوں کو پھلی دار اجناس کا زیادہ استعمال کرانا چاہیے۔ گرمیوں کے دنوں میں بھیڑوں کو دن میں دو یا تین مرتبہ اور سردیوں میں ایک مرتبہ پانی پلانا کافی ہوتا ہے۔ خوردنی نمک ڈلوں کی صورت میں باڑوں میں رکھنا چاہیے تا کہ جانور ضرورت کے مطابق اس کو چاٹ سکیں۔ جن دنوں میں سبز چارے کی بہتات ہو ضرورت سے زائد چارے کو خشک کر کے یا خمیرہ چارہ (سائیلج) بنا کر رکھ لیا جائے۔

سبز چارہ

چرائی کے ساتھ بھیڑوں کو سبز چارہ دیا جائے۔ ایک بھیڑ کو روزانہ اوسطاً 8 کلوگرام سبز چارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک بھیڑ روزانہ جتنی خوراک کھاتی ہے شام کے وقت اس کا تیسرا حصہ معدے میں موجود رہتا ہے اس لیے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بھیڑ نے صبح سے شام تک چرائی کے دوران کتنی خوراک کھائی ہے۔ صبح چرائی پر بھیجنے سے پیشتر چند بھیڑوں پر کوئی خاص نشان لگا کر اُن کا علیحدہ علیحدہ وزن کر لیں اور شام کو چرائی سے واپسی پر دوبارہ وزن کر کے فرق نکال لیں۔ مثال کے طور پر بھیڑ کا صبح کے وقت وزن 35 کلو گرام اور شام کو 38 کلوگرام ہو جائے تو اُس نے 9 کلوگرام خوراک حاصل کی۔ زرعی زمین سے سبز چارے کی ضرورت پوری کرنا ہو تو 9 سے 12 ایکڑ رقبہ کو تین تین اور چار ایکڑ کے تین پلاٹوں میں تقسیم کر کے چارہ کاشت کرنے سے 100 بھیڑوں کے لئے سارا سال سبز چارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گوشوارہ نمبر 1: سبز چارے کی کاشت کا شیڈول

پلاٹ نمبر	تاریخ کاشت	نام سبز چارہ	رقبہ	کٹائی کی تاریخ	مقدار سبز چارہ
1-	15 مارچ	گوارہ/جنتر	3 ایکڑ	پہلی کٹائی 16 مئی تا 15 جون دوسری، تیسری کٹائی: یکم ستمبر تا 10 اکتوبر	27 ٹن
2-	15 اپریل	گوارہ/جنتر	3 ایکڑ	پہلی کٹائی 16 جون تا 15 جولائی دوسری، تیسری کٹائی: یکم ستمبر تا 10 اکتوبر	27 ٹن
3-	15 مئی	گوارہ/جنتر	4 ایکڑ	پہلی کٹائی: 16 جولائی تا 31 اگست دوسری، تیسری کٹائی: یکم ستمبر تا 10 اکتوبر	36 ٹن 36 ٹن
1-	21 جولائی	گوارہ/مکئی	3 ایکڑ	11 اکتوبر تا 15 نومبر	33 ٹن
2-	15 ستمبر	جئی/برسیم	3 ایکڑ	16 نومبر تا 15 مئی	63 ٹن
3-	20 اکتوبر	جئی/برسیم	4 ایکڑ	16 دسمبر تا 15 مئی	84 ٹن
				کل پیداوار	**306 ٹن**

نوٹ: ایک بوری کھاد ڈی اے پی فی ایکڑ ڈالیں

بھیڑوں کے لیے راشن (ونڈہ)

نسل کشی سے پہلے مینڈھوں اور بھیڑوں کو ونڈہ دینے سے بچوں کی شرح پیدائش میں اضافہ ہوتا ہے۔ حاملہ بھیڑوں کو بیاہنے سے ایک ماہ پہلے ونڈہ دینے سے پیدا شدہ بچے صحت مند ہوتے ہیں۔ حاملہ بھیڑوں کی صحت بحال رہتی ہے اور یہ بچوں کے لیے زیادہ دودھ پیدا کرتی ہیں۔ راشن کے چند فارمولے درج ذیل ہیں۔

لیلوں کے لیے راشن

نام اجناس	مقدار (فی صد)	نام اجناس	مقدار (فی صد)
کھل توریہ یا سرسوں	23	شیرہ راب	10
میظ گلوٹن	25	چورہ ہڈی	1
چوکر گندم	40	نمک خوردنی	1

نرمینڈھوں اور مادہ بھیڑوں کے لیے راشن

راشن نمبر 4	راشن نمبر 3	راشن نمبر 2	راشن نمبر 1	نام اجناس
20	--	40	20	کھل بنولہ
--	20	--	20	کھل مکئی
20	20	--	--	میظ گلوٹن
18	18	18	18	چوکر گندم
15	15	15	15	چاولوں کا برادہ (رائس پالشنگ)
1	1	1	1	ڈی سی پی یا چورہ ہڈی
1	1	1	1	نمک خوردنی
25	25	25	25	شیرہ راب

نوٹ: نرمینڈھوں اور مادہ بھیڑوں کو مندرجہ بالا راشن میں سے کوئی ایک تیار کر کے کھلائیں کھل مکئی (میظ گلوٹن فیڈ) نہ ملنے کی صورت میں کھل توریا 15 فی صد ملا کر چوکر کی مقدار 5 فی صد بڑھا کر ونڈہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

اُون کی کترائی

پاکستانی بھیڑوں کی اُون موٹی اور قالین بافی کی صنعت کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ملکی بھیڑوں میں اُون کی کترائی سال میں دو دفعہ موسم بہار (مارچ، اپریل) اور خزاں (ستمبر، اکتوبر) میں کی جاتی ہے۔ جسمانی اعتبار سے صحت مند بھیڑ بیمار کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ اُون پیدا کر سکتی ہے۔ اُون کی پیداوار پر متعدی امراض اثر انداز ہوتے ہیں لیکن زیادہ نقصان کرمی امراض سے ہوتا ہے۔ اندرونی کرموں کے حملے سے جانور جسمانی طور پر لاغر ہو جاتے ہیں اور اُون کی مقدار بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ ان کے تدارک کے لیے بھیڑوں کو مروجہ معمول کے مطابق ماہانہ، سہ ماہی اور ششماہی وقفوں سے کرم کش ادویات پلاتے رہنا چاہیے۔ اون کی کترائی کے لیے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے کات کہتے ہیں۔ گو بجلی کی مشین کا استعمال دور حاضر کا کارِنمایاں ہے لیکن زیادہ تر زمینداراب بھی قینچی یا کات ہی سے اُون کی کترائی کرواتے ہیں۔ بھیڑ کی پشت اور پیٹ کی اون معیاری ہوتی ہے اس لیے اسے ٹانگوں اور دُم کے نچلے حصوں کی اون سے علیٰحدہ رکھنا چاہیے۔

بھیڑوں کی متعدی امراض

پھڑکی (انتھریکس)

علامات: تیز بخار، پژمردگی، کانوں کا ڈھلک جانا، دانت پیسنا اور فوراً زمین پر گر کر تڑپنا۔

احتیاطی تدابیر و علاج: علاج کا موقع بہت کم ملتا ہے تاہم بیمار جانور کے لیے اینٹی بائیوٹکس کا استعمال مفید رہتا ہے۔ مرے ہوئے جانور کا پوسٹ مارٹم نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے گہرا گڑھا کھود کر اور چونا ڈال کر دفن کر دینا چاہیے یا جلا دینا چاہیے۔

اینٹروٹا کسیمیا

علامات: لڑکھڑاہٹ، جبڑوں کا چبانا، بعض اوقات اپھارہ ہو جانا، شدید حال میں سر کو جھٹکنا، لرزہ اور تشنج مرنے سے قبل خونی اسہال لگ جانا، پوسٹ مارٹم میں چوتھا معدہ، انتڑیاں اور جگر خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر و علاج: اینٹروٹا کسیمیا کا حفاظتی ٹیکہ لگانے کا وقت ماہ دسمبر و جنوری اور جون و جولائی ہے۔ علاج کے طور پر سلفاڈماڈینسوڈیم 33.3 فیصد پلائیں۔

کنٹے جیئس ایکتھیما (منہ پکنا)

علامات: ہونٹوں پر چھالے بن کر سیاہی مائل رنگت کے کھرنڈوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ جھڑنے لگ جاتے ہیں۔ چھالوں کی وجہ سے جانوروں کو کھانے میں تکلیف ہوتی ہے اور جانور کمزور ہو جاتے ہیں کھرنڈ جھڑنے کے بعد جانور تندرست ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر و علاج: چھالے یا کھرنڈوں پر ٹنکچر آیوڈین دن میں کئی بار لگائیں۔ پوٹاشیم پرمیگنیٹ لوشن سے زخموں کو دن میں دو تین بار دھویا جائے۔ کمبائیٹک انجکشن 2 گرام کا ٹیکہ لگایا جائے۔

پلورونمونیا کی علامات

پھیپھڑوں میں پھوڑے بن جاتے ہیں۔ زیادہ تر چھوٹے بچے ہی مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر و علاج: پلورونمونیا ویکسین 3 سے 6 ماہ کی عمر پر آدھا ملی لٹر اور 6 ماہ سے زیادہ عمر پر ایک ملی لٹر زیر جلد ٹیکہ لگایا جائے۔ یہ ٹیکے ماہ نومبر اور ماہ مئی میں لگائے جائیں۔ نزدیکی ویٹرنری ہسپتال کے انچارج ویٹرنری آفیسر سے مشورہ کیا جائے۔ علاج کے لیے انجکشن ٹائیلان استعمال کریں۔

چیچک کی علامات

تیز بخار، جسم پر چیچک کے دانوں کا نکل آنا جو بغیر بالوں والے حصوں پر زیادہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقات بیماری اندرونی اعضاء مثلاً ناک، کان، حلق، ہوا کی نالی اور پھیپھڑے وغیرہ تک پھیل جاتی ہے اور جانور کو سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے۔ بعض بھیڑیں اندھی ہو جاتی ہیں اور بھوکی رہ کر مر جاتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر و علاج: چیچک کے حفاظتی ٹیکے ماہ مارچ اور اپریل میں لگوائے جائیں۔ صفائی کا مناسب بندوبست رکھا جائے بچوں کو تھنوں سے دودھ نہ پلوایا جائے۔ تھنوں پر بورک ایسڈ کا آئنٹمنٹ لگایا جائے۔

پی پی آر (کاٹا)

بھیڑ بکریوں کا انتہائی مہلک مرض جس کا حملہ موسم برسات میں زیادہ یا خشک اور سرد موسم میں بھی ہو سکتا ہے۔ جوں جوں جانور کی عمر بڑھتی ہے اس مرض کے حملے کے امکان بڑھ جاتے ہیں نیز چھوٹی عمر کے جانوروں میں مرض انتہائی مہلک ہے۔ یہ مرض جانور کی بچھالی، کھرلیوں، پانی، گوبر، آنکھ، منہ اور ناک کی رطوبت سے پھیلتا ہے۔

علامات

اس مرض کی علامات ماتا/ واہ سے ملتی جلتی ہیں۔ تیز بخار، ناک سے گاڑھا مواد جو کہ بعد میں بدبودار ہو جاتا ہے۔ خشک جلد، گاڑھے آنسو، آنکھوں میں سوزش اور پیپ ملے مواد کا اخراج، آنکھیں جڑی ہوئیں، منہ، ناک کی جھلی کی سوزش اور اندام نہانی کی سوزش، منہ سے رالیں، بھوک نہ لگنا، سانس لینے میں دشواری، چھینکیں، پانی کی کمی، نمونیہ، دست، اسقاط حمل، اچانک درجہ حرارت میں کمی اور موت اس مرض میں شرح اموات 100 فیصد تک ہو سکتی ہے۔

احتیاطی تدابیر و علاج

حفاظتی ٹیکہ جات، بہتر رہائش، موسمی اثرات سے بچاؤ پی پی آر کے خلاف بہترین احتیاطی تدابیر ہیں کیونکہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے البتہ موقع پرست جراثیموں اور کرموں کے خلاف ادویات دینے سے شرح اموات میں کمی کی جا سکتی ہے۔ نظام تنفس کو موقع پرست بیکٹریا سے بچانے کیلئے وسیع الاثر اینٹی بائیوٹک ادویات کا استعمال کرنا چاہئے۔

کرمی بیماریاں

بیرونی کرم کی علامات

جسم پر کھجلی اور جلن ہوتی ہے جانور اپنے جسم کو رگڑتا ہے اور اس کی صحت گر جاتی ہے۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ بعض کرموں کی وجہ سے جلد میں سوراخ ہو جاتے ہیں اور چمڑے کی صنعت کو نقصان پہنچتا ہے۔

احتیاطی تدابیر و علاج

خارش والی جگہ کے بال اُتار کر نیم گرم پانی اور صابن سے دھونے کے بعد ایک حصہ گندھک اور ایک حصہ ویزلین سے مرہم بنا کر استعمال کریں۔ ٹیگافان یا سیگوان وغیرہ کا محلول بنا کر نہلائیں۔ دوائی ہمیشہ ویٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کریں۔

جگر کے کرم کی علامات

ان سے جگراور پتہ کی نالی میں سوزش ہو جاتی ہے۔اگران کی تعداد بہت بڑھ جائے تو پتہ کی نالی بند ہو جاتی ہے اور جانور کو یرقان ہو جاتا ہے۔جانور کی قوت مدافعت اورخون میں کمی آجاتی ہے۔جوڑوں پر ورم آجاتا ہے۔

حفاظتی تدابیر وعلاج:

زینل یا کوئی اچھی کرم کش دوا پلانے سے کرم تلف ہو جاتے ہیں۔

پھیپھڑوں کے کرم کی علامات

بدہضمی،کھانسی،ناک سے لیسدار رطوبت کا اخراج،سانس لینے میں دشواری،نمونیہ،خون میں کمی اوراسہال۔

احتیاطی تدابیر وعلاج

دیکھ بھال کی طرف خاص توجہ دیں اور بھیڑوں کو خشک چراگاہ میں بھیجیں۔نِل ورم یا ورمی سول یا ورنل آکسافیکس پلائیں۔

کدودانے

علامات

یہ کرم جانور کی انتڑیوں،صفرااور پتہ کی نالی میں موجود ہوتے ہیں۔ان کی کم تعداد سے بعض اوقات صورت حال معلوم نہیں ہوتی البتہ جب ریوڑ میں ان کا حملہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو ہاضمہ کی خرابی،خون کی کمی،کمزوری، موک اوربعض اوقات جگری کرموں سے ملتی جلتی علامات سے ان کی موجودگی کا پتہ چل جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر وعلاج

جانوروں کو سال میں تین مرتبہ ویٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے کرم کش ادویات پلائیں۔

نوٹ: تمام ادویات نزدیکی ہسپتال کے ویٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کریں۔

تھیلیری اوسسز

مقامی جانور میں عام طور پر علامات ظاہر نہیں ہوتیں لیکن ولایتی گائیوں میں انتہائی شدید جبکہ دوغلی نسل کے جانوروں میں کم شدید ہوتی ہیں۔

علامات

تیز بخار،تھکان، بھوک نہ لگنا، دُودھ میں کمی، ناک اور آنکھوں سے پانی/رطوبت کا بہنا، سانس لینے میں

دشواری غدودوں کی سوزش، تلی کا بڑھنا، وزن میں کمی، کمزوری، مرض کے شدید حملے میں دست، بسا اوقات پیچش، دل کی دھڑکن تیز، جھلیوں کا زرد ہونا، یرقان، بسا اوقات اعصابی تناؤ کی علامات، پہلو کے بل لیٹ جانا اور سانس میں دِقّت سے موت۔

احتیاطی تدابیر و علاج

جانوروں کو چیچڑیوں سے بچائیں۔ بیوٹالیکس جانور کو بلحاظ وزن لگائیں۔اس کے علاوہ امدادی علاج کے طور پروٹامنز (ٹانک) دیں۔

100 بھیڑوں کے لئے درکار ضروری سامان (97 بھیڑیں + 3 مینڈھے)

شیڈ: بھیڑوں کے لیے بحساب 12 مربع فٹ

دالان: بھیڑوں کے لیے بحساب 24 مربع فٹ

دو ملازمین برائے نگہداشت 12' x 12' سٹور 12' x 12' کمرہ نگران 12' x 12'

غسل خانہ 6'x6' پانی کا حوض 12' x 1' x $\frac{3}{4}$

سامان: ایک عدد ہینڈ پمپ یا ڈونکی پمپ مع موٹر، 4 عدد ٹب 2 بالٹیاں، گدھا گاڑی، 10 عدد لکڑی کی کھرلیاں اور دیگر سامان (اوزار و رسے وغیرہ)

راشن/ ونڈا: مینڈھے کے لیے بحساب 500 گرام یومیہ برائے 45 دن

مادہ بھیڑیں بحساب 500 گرام یومیہ (ایک ماہ بیاہنے سے قبل اور ایک ماہ بیاہنے کے بعد)

سبز چارہ: مینڈھے کے لیے 8 کلوگرام یومیہ مادہ بھیڑ کے لیے 8 کلوگرام یومیہ

نوجوان لیلے کے لئے 5 کلوگرام یومیہ شیر خوار بچوں کے لیے 1 کلوگرام یومیہ

ادویات (کرم کش ادویات، حفاظتی ٹیکہ جات اور دیگر ادویات)

آلات (اُون کی کترائی کے لیے قینچی یا کات، آختہ کا اوزار وغیرہ۔

نوٹ: جانور اور دیگر سامان وغیرہ کی قیمتیں مارکیٹ نرخ کے حساب سے درج کی جائیں۔

احتیاطیں
- حمل کے آخری ایام میں حفاظتی ٹیکہ لگوانے سے احتیاط کریں۔
- انٹیروٹا کسیمیا کا حفاظتی ٹیکہ تین ماہ سے کم عمر کے بچوں کو نہ لگوائیں۔
- تیار شدہ ٹیکہ (ویکسین) دو گھنٹے کے اندر اندر استعمال کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

بھیڑوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کا شیڈول

مرض	ویکسین	خوراک ٹیکہ	ٹیکہ لگوانے کا موسم	عرصہ قوت مدافعت
منہ کھر	فٹ اینڈ ماؤتھ	2 - 3 ملی لٹر زیر جلد	فروری	6 ماہ لیکن 4 ماہ کے اختتام پر اگر دوبارہ ٹیکہ لگوالیا جائے تو ایک سال تک
اینتھریکس	انتھریکس سپور	$\frac{1}{2}$ ملی لٹر زیر جلد	اگست	ایک سال
چیچک	شیپ پاکس	1 ملی لٹر دُم کے نیچے کھال میں	مارچ، دسمبر	4 ماہ لیکن 4 ماہ کے اختتام پر دوبارہ ٹیکہ لگوایا جائے تو ایک سال تک
انٹیروٹاکسیمیا	انٹیروٹاکسیمیا	3 ماہ کے بچوں کو 1 سے 2 ملی لٹر بالغ کو 3 ملی لٹر، زیر جلد 6 ہفتے بعد دوبارہ ٹیکہ	مئی، جون نومبر، دسمبر	لگوایا جائے تو ایک سال تک
پلورونمونیا	پلورونمونیا	3 سے 6 ماہ کی عمر پر $\frac{1}{2}$ ملی لٹر 6 ماہ کی عمر پر 1 ملی لٹر زیرِ جلد	نومبر	4 ماہ سے ایک سال تک
پی پی آر	پی پی آر	1 ملی لٹر زیر جلد	مارچ، اپریل	4 ماہ سے ایک سال تک